دنیا میں اسلامی فکر کی تعبیر وتشریح اور احیاے اسلام کے لیے کوشاں رہنے والے محسنوں کا تذکرہ کیا جائے تو اقبال کا نام نامی صفِ اول میں نظر آئے گا۔

اقبالیات میں علامہ کی تحریرات‘ مکتوبات‘ خطبات اور ملفوظات کی جمع و تدوین کی ضرورت اور اس کے ساتھ ساتھ ان کے متن کی صحت اور مختلف روایات کی جانچ پرکھ پر غیر معمولی طور پر زور دیا جاتا ہے۔

مصنف کا ڈاکٹریٹ کا یہ مقالہ اپنے موضوع پر ایک کامیاب کوشش ہے جسے انھوں نے بڑی لگن اور اہتمام سے انجام دیا۔ اقبال کی تصانیف کے ایک ایک لفظ کے مطالعے کے بعد‘ ممکن حد تک متن کے تقابلی جائزے پیش کیے گئے ہیں۔ صحت متن کی اس کاوش میں انھوں نے کس قدر محنت اور جاں کاہی سے کام لیا‘ اس کا اندازہ زیرتبصرہ کتاب پڑھ کر ہوسکتا ہے۔

علم و تحقیق کی دنیا میں یہ تصنیف ایک قابل قدر اور رہنما کتاب کی صورت میں سامنے آتی ہے‘ جس سے طالب علموں کو کار تحقیق میں آگے بڑھنے کی تربیت ملتی ہے اور حسنِ تحقیق اور معیارِ تحقیق کی شاہراہ دیکھنا نصیب ہوتی ہے۔ موضوع کی مناسبت اور تحقیق کی مطابقت نے اسے ذخیرۂ اقبالیات میں گنتی کی چند بہترین اور زندہ کتب میں شامل کر دیا ہے۔ (سلیم منصور خالد)

میرا اقبال‘ (پانچ حصے)‘ تالیف: زبیر حسین شیخ‘ ادارت: سلمان آصف صدیقی۔ اہتمام: ایجوکیشنل ریسورس ڈویلپمنٹ سنٹر‘ اے ۳۵/۷‘ بلاک ایچ‘ شمالی ناظم آباد‘ کراچی۔ ناشر: سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ۔ صفحات: ۲۳‘ ۳۲‘ ۳۲‘ ۴۰‘ ۵۲۔ قیمت: ۲۵۰ روپے (مکمل سیٹ)۔

ربع صدی پہلے تک‘ بچوں کے لیے اقبال کے تعارف کا اولین اور بڑا ذریعہ ان کی نظم ’’لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری‘‘ تھی مگر اب یہ وطن عزیز کے معدودے چند اسکولوں ہی میں پڑھی اور گائی جاتی ہے۔ ۲۰۰۲ء کو ’’سال اقبال‘‘ قرار دیا گیا لیکن جس انداز میں ہم نے یہ سال ’’منایا‘‘، بلکہ کہنا چاہیے کہ اسے ’’گزارا‘‘ وہ علامہ کے بقول: ’’رہ گئی رسمِ اذاں‘ روح بلالی نہ رہی‘‘ کے مترادف تھا۔

اقبالیات پر کتابوں اور رسالوں کے انبار لگائے جاچکے ہیں لیکن اگر یہ سوال کیا جائے